www.ShianeAli.com

۱۴
جب کٹے حلق سے شبرؑ کے آئی یہ صدا
دم نہ ماروں گی رہِ حق میں کھلا سر تو کھلا
سر جھکا کر کہا زینبؑ نے کہ بھیا اچھا
ننگے سر جاؤں گی جو خالقِ اکبر کی رضا

مرثیہ نمبر ۱۱

غم تو یہ ہے جو ردا چھینی نہ جاتی بھائی
آپ کے لاشے پہ سر پہ اوڑھاتی بھائی

۱
جب خیمہ فرزند پیمبرؐ ہوا تاراج
ناموسِ نبیؐ کا زر و زیور ہوا تاراج
اک شور ہوا خانۂ حیدرؑ ہوا تاراج
جو رونقِ دنیا تھی وہی گھر ہوا تاراج

بے دینوں نے لوٹا حرمِ شیرِ خدا کو
سیدانیاں محتاج ہوئیں ایک ردا کو

۲
وہ پردگیانِ حرمِ عزت و توقیر
میدان میں سر ننگے تھیں اور گرد تھے بے پیر
نازل ہوا تھا جن کے لئے آیۂ تطہیر
تھا چار طرف شور کہ مارے گئے شبیرؑ

تاکید تھی ہر دم عمرِ سعد شقی کی
ہاں باندھ لو رسی سے نواسی کو نبیؐ کی

۳
ان قیدیوں میں بیٹیاں زہراؑ کی کہاں ہیں
دیکھیں تو کہ سر کس کے یہ بالائے سناں ہیں
بے پردہ ہیں اس وقت کہ پردہ میں نہاں ہیں
کس کس کے یہ تن ہیں جو سرِ خاک طپاں ہیں

تلوار پکڑ کر علی اکبرؑ نہیں آتے
اب بہرِ مدد سبطِ پیمبرؐ نہیں آتے

۴
کہتا تھا کوئی دشمنِ دیں بیڑیاں لاؤ
سجادؑ کے پہلو سے سکینہؑ کو ہٹاؤ
زنجیر یداللہ کے پوتے کو پنھاؤ
لپٹا ہوا ہے باپ سے باقرؑ کو چھڑاؤ

سر کاٹ لو فرزندِ حسینؑ ابنِ علیؑ کا
تا فاتحہ خواں بھی نہ رہے سبطِ نبیؐ کا

Presented by www.ziaraat.com

۵
اونٹ آئیں وہ جن پر نہ ہودج نہ عماری
کوفے کی طرف جائے گی بیوہ وں کی سواری
ہے روز خوشی کا کہ ہوئی فتح ہماری
کہہ دو کوئی قیدی نہ کرے گریہ و زاری
ہرگز نہ رہائی کسی تدبیر ملے گی
بچہ بھی جو رو دے گا تو تعزیر ملے گی

۱۰
بانوؑ پہ تقید تھی کہ اکبرؑ کو نہ روئے
چھاتی بھی جو بھر آئے تو اصغرؑ کو نہ روئے
اک شب کی دولہن قاسمؑ بے پر کو نہ روئے
زینبؑ سے یہ کہہ دو کہ برادر کو نہ روئے
اب لاش پہ بھی سبط رسولؐ مدنی کی
ہوویں گے قلم ہاتھ اگر سینہ زنی کی

۱۱
حیدرؑ کو پکارے نہ کوئی غم کی ستائی
دیوے نہ کوئی بیوہ محمدؐ کی دہائی
یہ غل نہ کریں لٹ گئی زہراؑ کی کمائی
رو کر نہ کہے کوئی کہ ہے ہے مرے بھائی
نعروں سے ہلا دیں نہ بزرگوں کی لحد کو
سب مر گئے اب کوئی نہ آوے گا مدد کو

۱۲
لیوے گی سکینہؑ جو کبھی نام علمدار
تو سرخ طمانچوں سے کریں گے گل رخسار
ہے ہے مرے بابا جو پکارے گی وہ ہر بار
کس دیویگا رسی سے گلا شمر ستمگار
جھولے سے بھی گر اونٹ پہ فریاد کرے گی
دیویں گے وہ ایذا کہ بہت یاد کرے گی

۱۳
اعدا کی یہ تاکید تھی بیوہوں کا یہ تھا حال
سر پیٹتی تھیں چہروں پہ بکھرے ہوئے تھے بال
چلاتی تھی بانوؑ مرا لوٹا گیا اقبال
میں بیوہ ہوئی قتل ہوا فاطمہؑ کا لال
کیوں کر نہ دہائی دوں رسولؐ دوسرا کی
سر ننگے ہے بلوے میں بہو شیر خدا کی

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۰
چلاتی تھی مقتل کی طرف زینبؑ مضطر
بازو مرے رسی سے بندھے چھن گئی چادر
یا سبطِ نبیؐ لوٹی گئی آپ کی خواہر
حلقے میں ستمگاروں کے تنہا ہوں کھلے سر

فریاد ہے منہ اشکوں سے دھونا نہیں ملتا
تم قتل ہوئے اور مجھے رونا نہیں ملتا

۱۱
کبرٰیؑ کو یہ تقدیر نے ہیں ظلم دکھائے
نزدیک ہے مظلوم سکینہؑ کو غش آئے
خوں روتی ہے منہ دستِ حنائی سے چھپائے
زخمی ہوئے ہیں گال طمانچے بھی ہیں کھائے

منہ خشک ہے پر روتی ہے کانوں پہ دھرے ہاتھ
اور کہنیوں تک چھوٹے سے ہیں خوں میں بھرے ہاتھ

۱۲
ایک ایک کو سر کٹنے کا تھا اور اٹھوں کے درد
سینوں میں جو دل جلتے تھے بھرتی تھیں دم سرد
صدمے سے گرفتاری کے تھے چاند سے منہ زرد
تھراتے تھے شعلہ کی طرح سے تنِ پُر گرد

نکلیں تھیں جو جلتے ہوئے خیمے کے تلے سے
لپٹے ہوئے اطفال تھے بیوہ وں کے گلے سے

۱۳
حلقے میں جفا کاروں کے تھے عابدؑ بیمار
حدّاد یہ کہتا تھا کہ اے شمر ستمگار
شدّت سے تپِ غم کی غش آجاتا تھا ہر بار
پہناؤں کسے بیڑیاں اور طوق گراں بار

گردن یہ نہیں طوق گلوگیر کے قابل
یہ پاؤں نہیں حلقۂ زنجیر کے قابل

۱۴
طوق اس کو پہناتے ہیں جو موٹا ہے توانا
ان کا نپیتے پاؤں میں نہ زنجیر پہنانا
دشوار ہے بیمار کو گردن کا اٹھانا
ورنہ ابھی ہو جائے گا دم تن سے روانا

نہ پاؤں ہیں اس بوجھ کے لائق نہ گلا ہے
یہ ضعف ہی اس کے لئے زنجیر بلا ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۵

عداد سے یوں کہنے لگا قاتل شبیرؑ
یہ شیر ہیں بگڑیں تو نہ بن آئے گی تدبیر
تکرار نہ کر جلد پنہا طوق گلو گیر
گردن میں رسن چاہیئے اور پاؤں میں زنجیر

بیماری میں سالم ہیں ضعیفی میں قوی ہیں
فیض ان کا غضب ہے کہ یہ اولادِ علیؑ ہیں

۱۶

لازم ہے کہ اس طرح انھیں کیجیے گرفتار
پہنچے یہ کسے جائیں کہ ہوں انگلیاں بیکار
نہ پاؤں بڑھیں اور نہ کھنچے ہاتھ سے تلوار
بیڑی ہو یہ بھاری کہ چلے زور نہ زنہار

فریاد کو بھی ہاتھ یہ مضطر نہ اٹھائے
طوق ایسا گراں ہو کہ کبھی سر نہ اٹھائے

۱۷

عابدؑ نے کہا گو ہیں گرفتارِ مصیبت
ان کانپتے ہاتھوں میں بھی ہے زورِ امامت
بھر جائے زمیں خوں سے جو دکھلائیں شجاعت
کیا جائیے کیا ہے جو دکھاتے نہیں طاقت

نہ ضعف کا باعث نہ نقاہت کا سبب ہے
واللہ فقط بخشش امت کا سبب ہے

۱۸

آگے مرے زیور مری مادر کا اتارا
بے جرم طمانچہ مری ہمشیر کو مارا
زینبؑ کی ردا چھن گئی گھر لٹ گیا سارا
یہ سب کیا امت کیلئے میں نے گوارا

خوش ہو کے اسیری کے بھی دکھ درد سہیں گے
ہم وہ ہیں کہ ہر رنج میں صابر ہی رہیں گے
(ختم کر سکتے ہیں)

۱۹

یہ سن کے لعیں طوق کا حلقہ لئے آیا
زنجیر کو جب سامنے بیمار کے لایا
کس صبر سے عابدؑ نے سرِ پاک جھکایا
فرزندِ یداللہ نے خود پاؤں بڑھایا

دم مارا نہ کچھ طوق گلو گیر پہن کر
سجدے کیلئے جھک گئے زنجیر پہن کر
(ختم کر سکتے ہیں)

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۲۰

اُٹھ کر کہا سجدے سے کہ اے مالکِ تقدیر
بندے کو حصارِ امن کا ہے طوقِ گلوگیر
یہ قید تری راہ میں ہے عزت و توقیر
اور سلسلۂ بخشش اُمت ہے یہ زنجیر

مو
ہمت دے کہ ہر رنج میں خورسند رہوں میں
اس قید میں بھی صبر کا پابند رہوں میں　ؤ

۲۱

عادل ہے توانا ہے تو اے قادر و مختار
مولا تری طاقت سے قوی ہے یہ دلِ زار
حامی ہے غریبوں کا ضعیفوں کا مددگار
یہ مار کہاں اور کہاں عابدؑ بیمار

مو
یاں ایک قدم چلنے کا مقدور نہیں ہے
پہنچا دے جو منزل پہ تو کچھ دور نہیں ہے

۲۲

بابا سا شفیق اُٹھ گیا ہوں بیکس و تنہا
موجود ہے تو سر پہ تو کچھ غم نہیں اصلا
بیوہ وں کا ہے ساتھ اور گرفتاری کی ایذا
ان سے کئی حصّہ تری شفقت ہے زیادہ

مو
گر بلوے میں عُریاں سرِ ناموسِ نبیؐ ہے　ؤ
ستّار ترا نام ہے دل اس سے قوی ہے　ؤ

۲۳

رو رو کے وہ بیمار یہ کرتا رہا تقریر
اسوار ہوئے گھوڑوں پہ سب ظالمِ بے پیر
اونٹوں پہ چڑھیں بی بیاں باحالتِ تغیّر
سجادؑ پیادہ چلے پہنے ہوئے زنجیر

مو
نیزے پہ جو پُرخوں سرِ شاہِ شہداؑ تھا　ؤ
اونٹوں پہ نبیؐ زادیوں میں حشر بپا تھا　ؤ

۲۴

مقتل میں جو وہ قافلہ سب نوحہ گر آیا
سینے میں الم سے دلِ سجادؑ بھر آیا
تیغوں سے قلم باغِ محمدؐ نظر آیا
بابا کو پکارے کہ یہ قیدی پسر آیا

مو
صدمہ یہ ہوا زینبؑ ناشاد و حزیں پر
اشتر سے گری ہائے اخی کہہ کے زمیں پر　ؤ

Presented by www.ziaraat.com

چلاتی تھی اے زینتِ آغوش پیمبرؐ
آئی ہے یہ صدا لاش شہِ دیں سے مکرر
۲۵
گردن تو اٹھاؤ بہن آئی ہے کھلے سر
بھائی ترے قربان ہوا اے مری خواہر

مرثیہ نمبر ۱۲

سچ ہے کہ عجب تجھ پہ ستم ہوتے ہیں زینبؑ
تیرے لئے تیرے پہ بھی ہم روتے ہیں زینبؑ

جب اہلِ بیتؑ آئے لاشوں پہ اقربا کے
تسلیم کی پدر کو ننھا سا ہاتھ اٹھا کے
۱
بالی سکینہؑ لپٹی تب لاشِ شہ سے آ کے
بولی کہ ظلم سنیئے اب شمرِ بے حیا کے

زینبؑ کے آگے بابا ماں کے حضور بابا
مجھ کو طمانچے مارے ہیں بے قصور بابا

دستِ جفا سے سیلی جب شمر نے لگائی
شبیرؑ کی دہائی عباسؑ کی دوہائی
۲
رو رو کے تب پکاری یہ بے نصیب جائی
حضرت کی اور چچا کی آواز بھی نہ آئی

کوئی نہ میرا وارث جز ذاتِ کبریا تھا
ہاں رُوحِ فاطمہؑ کے رونے کا غل مچا تھا

بابا ستمگروں کا ہم کو ستانا دیکھو
رن میں اسیر ہو کر اماں کا آنا دیکھو
۳
بیٹی کا رونا دیکھو ان کا رُلانا دیکھو
بھائی کی پشت دیکھو اور تازیانہ دیکھو

کیا حادثے ہوئے ہیں کیا آفتیں پڑی ہیں
سر ننگے بال کھولے زینبؑ پھوپی کھڑی ہیں

یہ تو میں جانتی ہوں کچھ بس نہ تھا تمہارا
اتنا تو پوچھو بابا اب شمر سے خدارا
۴
تقدیر ہی میں میری یہ حادثہ تھا سارا
کس بات پر طمانچہ بیٹی کو میری مارا

دیتے ہیں سب دلاسا اطفال بے پدر کو
یا مار کر طمانچہ لے لیتے ہیں گہر کو

Presented by www.ziaraat.com